Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	یکم ربیع الاول ۱۳۹۲ھ ۱۶ شہادت ۱۳۵۱ ہش ۱۶ اپریل ۱۹۷۲ء	نمبر ۸۶

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۵ شہادت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کیساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۱۵ شہادت - کل بروز جمعۃ المبارک مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ ہمیں جو کچھ ملا ہے وہ قرآن مجید کی رُو سے دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی عطا اور اسی کی ملکیت ہے اسلئے ہمیں اپنا مال، اپنا وقت، اپنی توجہ اور محنت کو خدا کی راہ میں صرف کرنے میں کبھی بخل سے کام نہیں لینا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا صدر انجمن احمدیہ کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں اب صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں اسلئے تمام احمدی جماعتوں کو اپنا جائزہ لینا چاہیئے کہ انہوں نے بجٹ کے مطابق چندہ وصول کیا ہے یا نہیں۔ حضور نے اس سلسلے میں جماعت کراچی کی تعریف فرمائی جس نے اپنے سالانہ بجٹ سے بھی دس ہزار روپیہ زیادہ وصول کرلیا ہے۔ حضور نے فرمایا جماعتوں میں اخلاص اور قربانی کی ہرگز کمی نہیں ہے۔ اگر کہیں کمزوری ہے تو اسکی وجہ صرف عہدیداروں کی سُستی اور غفلت ہے جو بہرحال دُور ہونی چاہیئے۔ اگر کسی جماعت کے عہدیدار باوجود کوشش کے مستعد نہیں ہوتے اور وہ چندہ وصول نہیں کرتے تو وہاں کے احباب کو چاہیئے کہ وہ اب براہ راست اپنا چندہ مرکز میں بھجوادیں تاکہ بجٹ کے لحاظ سے موجودہ مالی سال ختم ہونے سے پہلے پوری وصولی ہو جائے۔

محترم ڈاکٹر احسان علی صاحب کا پتّے کا اپریشن کامیاب رہا ہے۔ چھ بڑی بڑی پتھریاں نکلی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ (محمد عمر بشیر احمد چنیوٹ)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مومنوں اور اعمال صالحہ رکھنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ کیا ہے

انبیاء اگر سُورج کی طرح روشن ہوتے ہیں تو خلفاء ستاروں کی طرح دُنیا کو ہدایت کی چمک دکھاتے ہیں

"وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے مومن ہوئے اور انہوں نے اعمال صالح کئے۔ کس بات کا؟ اِس بات کا کہ ضرور ضرور ان کو اسی طرح خلیفہ بناؤں گا جس طرح ان سے پہلوں کو بنایا۔

خدا تعالیٰ کی یہ سُنّت چلی آتی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے سِلسلوں کی حفاظت کے لئے سامان کیا کرتا ہے اور اس وقت تک اپنے بندوں کو بغیر حفاظت کے نہیں چھوڑتا جب تک بندے خود نہ اُسے چھوڑ دیں اور یہ ایک عجیب بات ہے کہ دُنیا میں معشوق عشاق سے بے اعتنائی کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور بندوں کے معاملہ میں اِس سے اُلٹ ہوتا ہے، وہ حسین ہے اور سب حسینوں سے بڑھ کر حسین ہے وُہ کامل ہے اور وُہی ایک ذات کامل اور بے عیب ہے مگر باوجود اس کے ہم دیکھتے ہیں لوگ ہی اُسے چھوڑتے ہیں۔ خدا کی طرف سے بے اعتنائی نہیں ہوتی۔ ہمیشہ بندے ہی خدا کو ترک کرتے ہیں اور وہ ہمیشہ انکو اپنی طرف کھینچنے کے سامان کرتا رہتا ہے اور اسکے لئے انبیاء بھیجتا ہے۔ ......

..... انبیاء کی زندگی بجائے خود معجزہ اور نشان ہوتی ہے۔ ان کے بعد اور وجود ہوتے ہیں اور وہ بھی خدا کی ہستی کے نشان ہوتے ہیں۔ انبیاء اگر سُورج کی طرح روشن ہوتے ہیں اور دنیا کو منوّر کرتے ہیں تو یہ بھی ستاروں کی طرح دنیا کو ہدایت کی چمک دکھاجاتے ہیں۔ یہ ہستیاں خلفاء کی ہوتی ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ ہی منتخب کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کہ مومنوں اور اعمال صالحہ رکھنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔"

("درس القرآن المجید" صفحہ ۷۱ تا ۷۷)

انفاق فی سبیل اللہ خدا کی بخشش کا ذریعہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْہُ لَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ۚ وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ ۙ (تغابن ع ۲)

ترجمہ :- اگر تم اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے مالوں میں سے ایک اچھا ٹکڑا الگ کرو تو وہ اس حصہ کو تمہارے لئے بڑھائے گا اور تمہارے لئے بخشش کے سامان پیدا کردیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت قدردان اور ہربات کو جاننے والا ہے۔

کلام الٰہی کے فرمان کے پیش نظر اپنے عمدہ مال میں سے اللہ تعالیٰ کیلئے قربانی کرنے میں پوری بشاشت سے کام لیں کیونکہ یہی ایک طریق ہے جو خدا تعالیٰ کی بخشش کو جذب کرنیوالا ہے اور انسان پر انعام و اکرام کے دروازے کھول دیتا ہے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ر شہادت ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہشتی زندگی پانے کا راز

مامورینِ الٰہی کا ایک عظیم کارنامہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کی مدد سے اپنے متبعین کا تزکیہ کرکے انہیں یکسر نئے انسان بنا دیتے ہیں۔ جہاں وہ اور برائیوں سے انہیں پاک و صاف کرتے ہیں وہاں مال کی محبت سے بھی انہیں مبرّا کر دکھاتے ہیں۔ ان کے متبعین مال کماتے ہیں اور پوری جد و جہد سے کماتے ہیں لیکن اسے تجوریوں میں بند رکھنے اور اس کی پوجا کرنے کے لئے نہیں بلکہ خالصتہً راہِ خدا میں خرچ کرنے کی نیت سے۔ اس طرح ان کا کمایا ہوا مال ان کے لئے رحمت اور فضل کا موجب ثابت ہو کر انہیں أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (التوبہ آیت ۸۹) کا مصداق بناتا ہے اور وہ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ (التوبہ آیت ۳۴) کی وعید سے ہر طرح محفوظ و مامون ہو جاتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزندِ جلیل اور ایک عظیم الشان مامور من اللہ کی حیثیت سے مبعوث فرمایا تھا اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کی مدد سے اپنے صحابہ کی زندگیوں میں ایک انقلابِ عظیم برپا کر دکھایا وہ خاک کے پتلے ہوتے ہوئے عالمِ بالا کی مخلوق نظر آنے لگے۔ آپ نے انہیں ہر قسم کی برائیوں سے پاک و صاف کرکے جہاں اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں سابق بالخیرات بنایا وہاں مال کی محبت کو ان کے دلوں سے ایسا سرد کیا کہ ان کے لئے اپنے اموال کو خدا کی راہ میں پانی کی طرح خرچ کرنا قطعاً مشکل نہ رہا۔ آپ نے انہیں خدا کی خاطر تلخیاں برداشت کرنے اور تلخ زندگی گزارنے کی ایسی دردانگیز پیرائے میں نصیحت فرمائی کہ ان کے دلوں میں سے مال کی محبت یکسر محو ہو کر رہ گئی۔ آپ نے انہیں اس ضمن میں جو دردانگیز نصائح فرمائیں وہ آبِ زر سے لکھنے اور دل و دماغ پر نقش کرنے کے قابل ہیں۔ ان نصائح میں سے خود آپ ہی کے الفاظ میں ایک نصیحت یہ ہے (آپ نے فرمایا):-

"دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخ زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضبِ الٰہی ہو۔ اُس محبت کو (اور اس میں یقیناً مال کی محبت بھی شامل ہے۔ ناقل) چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزّت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لوگے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیت)

نیز اسی ضمن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید فرمایا:-

"دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اُس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کیلئے نہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں ہیچ ہیں۔ اِس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔" (ایضاً)

مزید برآں جب حضور علیہ السلام نے اپنے متبعین کو دینی اغراض کے لئے اپنے اموال پیش کرکے بہشتی زندگی پانے کی تلقین کرتے ہوئے خدائی حکم کے ماتحت نظامِ وصیت قائم فرمایا تو آپؑ نے مزید فرمایا:-

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کرکے اِس حکم (نظامِ وصیت کے حکم) کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعتِ دین کیلئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کروگے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں جو دنیا سے محبت کرکے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔" (ایضاً)

مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان دردانگیز نصائح اور آپ کی انقلاب انگیز قوتِ قدسی کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ آپ کے صحابہ مال کی محبت سے ایسے پاک ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اموال کو خود اُسی کی راہ میں پیش کرنا ان کے لئے چنداں مشکل نہ رہا۔ انہوں نے دینی ضرورت پیش آنے پر گھر کے زیورات بیچ بیچ کر بھی اسے پورا کیا اور خدمت و فدائیت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ دنیا والے ہی نہیں بلکہ آسمان پر فرشتے بھی عش عش کر اُٹھے۔ حضور علیہ السلام کے بعد حضورؑ کے خلفاء کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کے افراد میں انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ ترقی کرتا چلا گیا۔ چنانچہ آج صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات (جنہیں جملہ مالی تحریکات میں اوّلیت اور سب پر فوقیت حاصل ہے) کے علاوہ تحریک جدید، وقفِ جدید، فضل عمر فاؤنڈیشن اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مالی تحریکات اور ان پر احبابِ جماعت کا والہانہ لبیک اِس امر کا ایک مُنہ بولتا ثبوت ہے کہ مال کی محبت سے مبرّا ہونا جماعتِ احمدیہ کی ایک امتیازی خصوصیت ہے جو اُسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کی قوتِ قدسیہ اور اسکی انقلاب انگیز تاثیرات کے نتیجہ میں من جانب اللہ ودیعت ہوئی ہے۔

اپنے اموال کو بے دریغ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرکے اپنی اِس امتیازی خصوصیت کو برقرار رکھنا اور اِس طرح خدائی وعدوں کے بموجب بہشتی زندگی کا وارث بننا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ بالخصوص ان ایام میں جبکہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ کوئی ایک فرد اور کوئی ایک جماعت بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے کہ جو سال کے اختتام پہ بقایادار شمار ہو۔ صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کا کوئی بقایا اگر کسی بھائی کے ذمہ ہے تو اُس کا یہ فرض ہے کہ وہ فوری طور پہ اِس کی ادائیگی کا انتظام کرے تاکہ ۳۰ر ماہ شہادت سے پہلے پہلے بقایا جات کی تمام رقوم لازمی طور پر مرکز میں پہنچ جائیں۔

زِ بذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمّت شود پیدا

امتحان انصاراللہ

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کی طرف سے مورخہ ۲۸ر شہادت/اپریل برائے ربوہ اور مورخہ ۳۰ر شہادت/اپریل برائے بیرون جات کو سال رواں کا پہلا امتحان ہو رہا ہے۔ جس کا نصاب (۱) ترجمہ قرآنِ کریم پارہ ۱۳ ربع اوّل۔ (۲) کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات بزبان اُردو، فارسی ہوگا۔ کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے طبع ہو چکی ہے۔ جن مجالس کو یہ کتاب درکار ہو وہ خط لکھ کر نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ سے منگوا سکتے ہیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی ڈاکٹروں کے ایک خصوصی اجتماع سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

معاہدہ کا پاس کرنا اسلام نے بڑا ضروری قرار دیا ہے۔ اسلئے ہر احمدی کو معاہدہ کی بڑی سختی سے پابندی کرنی چاہئے

فرمودہ ۳۰ ظہور ۱۳۴۹ ہش۔ مطابق ۳۰ اگست ۱۹۷۰ء بمقام دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

(۴)

ضمناً ایک بات میں اور بتا دیتا ہوں کہ سکیم ایسی نہ بنائیں کہ ہمارے کندھے اس کا بوجھ برداشت ہی نہ کر سکیں۔ میں نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر سعید صاحب کو شروع میں ہم نے ادویات اور آلات وغیرہ کیلئے صرف پانچسو پونڈ دیئے تھے۔ پھر انہوں نے کمایا اور پھر وہ بڑھا کیونکہ ہم تو اُن پر ایک پیسہ نہیں خرچ کرتے اب وہ فزیشن سرجن ہیں۔ مجھے کہنے لگے کہ ابھی تک میں نے کوئی اپریشن اسلئے نہیں کیا کہ میرے پاس Dust Proof (ڈسٹ پروف) ایرکنڈیشنڈ کمرہ نہیں۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا آپ کے پاس پیسے ہیں۔ میری طرف سے اجازت ہے آپ ایسا کمرہ فوراً بنوالیں۔ انہوں نے مجھے یہ بتایا تھا کہ وہ آنکھوں کا اچھا اپریشن کر سکتے ہیں۔ انہیں اس سلسلہ میں کافی تجربہ ہے۔

پس جہاں جو سال دو سال میں کمائیں گے وہی خرچ ہوتا جائیگا اور ساتھ ہی سامان بھی مکمل ہوتا چلا جائیگا۔ کیونکہ شروع میں ہم اتنا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔ اس وقت تو اس بات کی ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ

ہیلتھ سنٹر یا کلینک

کھول دیئے جائیں کیونکہ وہ تعاون کر رہے ہیں مثلاً نائیجیریا نے پہلے ہمیں ڈاکٹروں کیلئے الگ طور پر کوئی کوٹہ نہیں دیا تھا لیکن اب وہاں کی حکومت کہتی ہے کہ ۲۰ ڈاکٹر بھی بھیجو تو ہم ان کا پرمٹ دینے میں۔ پس حکومت تعاون کر رہی ہے عوام تعاون کر رہے ہیں وہ ہمارا بہت سا بوجھ اٹھانے کیلئے بھی تیار ہیں یہ بھی انکی مہربانی ہے کہ وہ زمین دیتے ہیں۔ مکان دیتے ہیں کہ آؤ اسلام کی تبلیغ کرنے کیلئے اور وہ ہیں غیر احمدی یا عیسائی یا شاید ان میں کوئی مشرک بھی ہو۔ دراصل ان کو اس وقت ضرورت ہے۔ ان کو دو احساس ہیں۔ ایک اپنی ضرورت کا احساس اور دوسرے احمدی کے اخلاق کا اور اس بات کا کہ وہ سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی ہوئی ہے۔

پس اس بھرم کو رکھنا بڑا ضروری ہے۔

شروع میں بہرحال تکلیف ہوگی۔ دوائیاں وغیرہ خریدنے میں دقت پیش آئے گی۔ میرے خیال میں شروع میں کام چلانے کیلئے پانچسو پونڈ کافی ہیں۔ لیکن اگر اس سلسلہ میں کوئی تکلیف یا دقت پیش آئیگی تو اس کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ازالہ ہو جائیگا۔ آمد پیدا ہونے لگے گی تو ساتھ کے ساتھ آلات بھی خریدے جا سکتے ہیں (اس کے بعد جو نیا معاہدہ یا قاعدہ مرتب کیا گیا ہے وہ پڑھ کر سنایا گیا۔ اس قاعدہ پر کہ مبلغ اور ڈاکٹر کے درمیان اختلاف نہیں پیدا ہونا چاہیئے فرمایا) اس وقت تک جو تین ڈاکٹر گئے ہیں انہیں اپنے اپنے مبلغوں سے اختلاف کی ضرورت پیش نہیں آئی کیونکہ مبلغ بھی مخلص اور سمجھدار اور ڈاکٹر بھی مخلص ہیں۔ ڈسپلن کی ہدایت تو ہونی چاہیئے لیکن اس کی ضرورت نہیں پڑی خدا کرے کہ کبھی نہ پڑے۔

ہمارے جو سکول ٹیچرز شروع میں گئے ہیں ان کو چونکہ حکومت بڑی تنخواہیں دیتی ہے اسلئے ان کے ساتھ تحریک نے یہ کیا ہوا تھا کہ اپنی تنخواہوں میں سے اتنا ضرور چندہ میں دے دیا کرو گے جو بعض دفعہ دس فیصدی سے بھی بڑھ جاتا تھا۔ اسلئے میں نے کہا ہے کہ یہ ڈاکٹروں اور ٹیچروں کے دماغ پر زائد نفسیاتی بوجھ ہے اسے کیوں ڈالا جائے اس واسطے معاہدہ میں وصیت ضروری قرار دی گئی ہے ویسے تو ہمارے ڈاکٹر بالعموم موصی ہوتے ہیں اسی طرح ٹیچرز بھی۔

جہاں تک سکولوں کے اجراء کا تعلق ہے بالعموم دو سال تک سکول کا سارا خرچ اٹھانا پڑتا ہے اس کے بعد جب حکومت سمجھتی ہے کہ اب یہ سٹیبلشڈ ہو گیا ہے۔ کام چل رہا ہے تو پھر یا تو سارا یا بہت سا بوجھ خود اٹھا لیتی ہے۔ اس واسطے آپکے ساتھ گو اس کا تعلق تو نہیں لیکن سکول کیلئے بھی ہم نے جو گزارہ رکھا ہے وہ اس سے کم ہے جو حکومت دیتی ہے اور یہ معاہدہ لازمی اس معنی میں ہے کہ اگر آپ چھوڑنا چاہیں تو آپ کو ہرجانہ دینا پڑیگا اگر ہمیں ضرورت پڑی تو ہم ہرجانہ دے دیں گے۔ معاہدہ کی بہرحال پابندی ضروری ہے جو ہر احمدی سے کروائی جاتی ہے۔ یہ بڑی ضروری چیز ہے۔

جب دمشق کا محاصرہ ہو رہا تھا تو بعض تاریخی کتابوں کے مطابق حضرت خالدؓ بن ولید معزول ہو چکے تھے لیکن حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ابھی انہیں بتایا نہیں تھا۔ خط جیب میں رکھا ہوا تھا۔ اس لئے عموماً وہی کمان کر رہے تھے انہوں نے بڑی کوشش کی کہ اہل دمشق جزیہ پر ہتھیار ڈال دیں۔ لیکن یہ اپنی کوشش میں ناکام ہوئے۔ مسلمانوں کی فوج کے مقابلے میں رومیوں کی کوئی تین گنا بڑی فوج دمشق کے اندر تھی وہ سمجھتے تھے کہ ہم مسلمانوں سے کسی وقت باہر نکل کر بھی مقابلہ کر سکتے ہیں۔

دمشق کی فصیل کے آٹھ دروازے تھے۔ حضرت خالدؓ نے اپنے علاوہ چھ اور سب کمانڈر بنا کر انہیں فوج دے کر ہر ایک دروازہ پر مقرر کر رکھا تھا۔ ایک دروازہ پر خود تھے۔ ایک رات کو چپکے سے حضرت خالدؓ نے قلعے کی دیوار پھاندی اور دروازہ کھول دیا اور لڑتے ہوئے اندر داخل ہو گئے انکا جو بڑا پادری اور جرنیل تھا اسے اس وقت سمجھ آئی کہ یہ جو جزیہ پر مان رہے تھے اس پر صلح نہ کر کے ہم نے غلطی کی ہے۔ اب تو لڑائی کے ساتھ انہوں نے فتح کر لیا ہے تو دشمن کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے وہ ہمارے ساتھ ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے بڑی ہوشیاری کی۔ ان کی جاسوسی بھی کام کر رہی تھی اور ان کو پتہ تھا کہ ابو عبیدہؓ بڑے نرم دل ہیں چنانچہ انہوں نے فوراً دوسرا دروازہ کھولا۔ ادھر حضرت خالدؓ لڑائی کرتے اندر گھس رہے ہیں اور سٹریٹ فائٹنگ ہو رہی ہے ادھر یہ وہاں سے حضرت ابوعبیدہؓ سے کہا کہ ہم جزیہ پر صلح کرتے ہیں چنانچہ ابو عبیدہؓ مان گئے اور ان سے معاہدہ کر لیا اس پر باقی دروازے بھی کھول دیئے گئے اور ان دروازوں سے مسلمان فوج شہر دمشق کے وسط میں پہنچ گئی جب کہ حضرت خالدؓ بن ولید اور ان کے ساتھی ایک طرف سے لڑتے ہوئے مرکز شہر کی طرف بڑھتے چلے آرہے تھے اور عین سنٹر میں آکر سب اکٹھے ہو گئے۔ حضرت ابو عبیدہؓ بڑے عالی دماغ بے نفس اور عجیب انسان تھے انہوں نے حضرت خالدؓ سے اس وقت یہ نہیں کہا کہ دیکھو میری جیب میں خلافت کا یہ حکم ہے کہ تم معزول ہو چکے ہو اور میں سپہ سالار ہوں بلکہ انہوں نے اس خط کے ہوتے ہوئے بھی حضرت خالدؓ بن ولید سے یہ کہا کہ میں ایک مسلمان کی حیثیت سے معاہدہ کر چکا ہوں اور یہ جزیہ پر ہتھیار ڈال رہے ہیں اسلئے انکی جان کو بھی امان ہے انکے اموال بھی مال غنیمت نہیں سمجھے جائیں گے۔ مگر حضرت خالدؓ کہیں کہ نہیں۔ وہ جوشیلے بھی تھے۔ آدمی بھی شہید ہوئے تھے اسلئے وہ کہتے تھے کہ میں فصیل پھلانگ کر اندر داخل ہوا ہوں اور لڑتے ہوئے خون بہاتا ہوا انکا بھی اور اپنے بھی شہید کرواتا ہوا آگے بڑھ رہا ہوں۔ میں تو اس معاہدہ کو نہیں مانتا۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے فرمایا کہ نہیں! ایک مسلمان معاہدہ کر چکا ہے جس کی پابندی ضروری ہے۔ بالآخر حضرت خالدؓ کو بھی ماننا پڑا۔ ایک مسلمان کے معاہدہ کر لینے پر جنگ بند کر دی۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے ان سے اس وقت انکی معزولی کے خط کا ذکر نہیں کیا بعد میں بتایا کہ میں کمانڈر ان چیف تھا تم نہیں تھے لیکن میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا۔

پس معاہدہ کا پاس

اسلام نے بڑا ضروری قرار دیا ہے۔ معاہدے خواہ اندرونی طور پر مثلاً وقف کے ہوں یا غیروں کے ساتھ ہوں سب کی بڑی سختی سے پابندی ہونی چاہیئے۔

اب آجکل الیکشن کی وجہ سے بعض سیاستدان میرے پاس آتے رہتے ہیں ان سے میں کہا کرتا ہوں کہ فیصلہ تو ہر حلقہ کے احمدی کریں گے۔ البتہ وہ سر جوڑ کر بیٹھیں گے اور ہم سے مشورہ لیں گے ہم انہیں مشورہ بھی دیں گے لیکن بہرحال یہ فیصلہ انہوں نے کرنا ہے لیکن دو چیزوں کا ہم نے ضرور خیال رکھنا ہے ایک یہ کہ جس وقت ایک پارٹی یا ایک امیدوار کو زبان دے دیں گے تو پھریں گے نہیں۔

اخلاقی میدان

میں ہم کسی احمدی کو گرنے نہیں دیں گے اور دوسرے یہ کہ سر جوڑ کر مشورے کریں پھر ہم سے مشورہ لیں پھر فیصلہ کریں یہ نہیں کہ دو آدمی کھڑے ہو کر کہہ دیں۔ ایسا کریں تو مشکل پڑ جائیگی کیونکہ معاہدہ کی بہرحال پابندی ضروری ہے

پس آپ وقف کا یہ معاہدہ جو کریں گے اس میں بھی آپ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا (بنی اسرائیل آیت ۳۵) یہ معاہدہ کم از کم ۳ سال تک استثنائی طور پر لیے عمومی طور پر ساری عمر کے لئے کریں تو زیادہ موجب ثواب ہے اگر کوئی ڈاکٹر یہ سمجھتا ہو کہ چھ سال کے بعد وہ دنیا میں کسی اور جگہ زیادہ ترقی کر سکتا ہے تو ہم اس کے رستے میں روک نہیں بنیں گے۔ لیکن اس نے جو عہد کیا ہے اس کے مطابق اسے باوفا طور پر اپنی زندگی گزارنی چاہیئے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت چوہدری محمد حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محترم چوہدری عبد الماجد صاحب ایم اے کیبنٹ ڈویژن کراچی

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باطنی تربیت اور قوت قدسی کے نتیجہ میں اُمت محمدی کے ہزارہا نیک بختوں میں سے ایک حضرت والد صاحب چوہدری محمد حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان تھے جنہیں قبولیت و نصرت عطا کی گئی۔ حضرت والد صاحبؓ کا دل محبت الٰہی میں گداز تھا۔ آپ کو حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ عشق تھا۔ خلافت اور نظام سلسلہ احمدیہ سے دلی وابستگی تھی۔ آپ کے اندر وہ سب خاصیتیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں جو ایک سچے مسلمان میں ہونی چاہئیں۔

حضرت والد صاحبؓ پر اللہ تعالیٰ کا جو فضل عظیم تھا جو ان کے محاسن کی جڑ اور بنیاد ہے وہ آپ کا قرآن پاک سے عشق اور محبت تھا۔ آپ کے اندر بے پناہ تڑپ تھی کہ اس کتاب مقدس کے علوم و انوار ہر سو پھیلا دیں۔ آپ کی گفتگو قرآن پاک کی تفسیر کا رنگ رکھتی تھی۔ اسی طرح آپ کے مکتوبات اس مقدس کتاب کے مواعظ سے پُر ہوتے تھے۔ ہر ملنے والے سے کوئی نہ کوئی نیک بات التزاماً کہہ دیتے تھے کہ شاید وہی بات اس کی ہدایت کا باعث بن جائے۔ مجھ عاجز پر بحیثیت ایک شفیق باپ آپ کے بے ان گنت احسانات ہیں۔ اُن میں سے سب سے بڑا احسان قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر سکھانا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد "بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے" کا حضرت والد صاحبؓ کامل نمونہ تھے۔ آپ نہایت دعاگو انسان تھے اور فرمان الٰہی "واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان" پر کامل یقین رکھتے تھے۔ آپ کا مقولہ تھا کہ "دنیا کے سامنے جب بھی ہاتھ پھیلایا خالی آیا ہے اور اس مالک حقیقی کے سامنے جب بھی جھولی پھیلائی ہے کبھی خالی نہیں لوٹا"۔ آپ اہل اللہ میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو حد درجہ قبولیت بخشی ہوئی تھی۔ آپ کے ہاں ڈاکٹر عبد السلام صاحب جیسے گوہر کی پیدائش۔ پھر ان کی تعلیم و تربیت اور کامیاب و کامران زندگی آپ کی عظیم دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ میں آپ کی قبولیت دعا کے واقعات میں تفصیل سے تو بیان نہیں جا سکتا کیونکہ وہ اتنے زیادہ ہیں کہ میرے لئے قلم بند کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ ایک واقعہ جو آپ کے وصال سے کچھ عرصہ قبل کا ہے اور ایک عزیز از جماعت دوست سے تعلق رکھتا ہے پر اکتفا کرتا ہوں۔ وسط ۱۹۶۸ء میں حضرت والد صاحبؓ اس عاجز کے ہاں کراچی میں قیام پذیر تھے ہمارے مکان کے نیچے والے حصہ میں میرے ایک سینئر افسر رہتے تھے۔ ان کا گھر کافی بڑا اور خوبصورت تھا۔ ان کی بیگم صاحبہ نہایت خدا ترس انسان ہیں وہ اکثر و بیشتر کراچی کے مختلف یتیم خانوں سے ۳ سے ۱۴ سال کی عمر کے ۲۰-۲۵ بچے بچیاں اپنے گھر لے آتی تھیں اور اپنے لان میں چاندنی بچھا کر بچوں کے کھیلنے کودنے اور پھر کھانے کی دعوت کا اہتمام کرتی تھیں بڑے پیار و محبت سے ہر بچے کو کھانا کھلاتی۔ اس کا ہاتھ منہ صاف کرتیں اور دو گھنٹے رکھنے کے بعد انہیں واپس چھوڑ آتیں۔ ہم اوپر کے فلیٹ میں رہتے تھے حضرت والد صاحبؓ نے دو تین بار اس قسم کی تقریب کا مشاہدہ کیا تو ایک روز مجھ سے دریافت فرمایا کہ یہ بچے کون ہیں؟ میں نے بتایا کہ ہمارے پڑوسی کی شادی ہوئے ۱۲ سال کا عرصہ ہو گیا ہے اور وہ اولاد کی نعمت سے محروم ہیں اُن کی بیگم صاحبہ کبھی کبھی یتیم خانہ سے بچے لے آتی ہیں اور اُن یتیموں کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتی ہیں کھیل کود کا سامان مہیا کرتی ہیں اور پھر انہیں خود واپس چھوڑ آتی ہیں۔ یہ سن کر حضرت والد صاحبؓ خوش ہوئے اور کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد نہایت جوش سے فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو آپ کی پڑوسن کا یہ فعل بہت پسند ہے میں ان کے لئے دعا کروں گا۔ انشاء اللہ وہ قادر و توانا خدا انہیں اولاد نرینہ سے نوازے گا۔ آپ نے جس جوش سے یہ الفاظ فرمائے ان کا میرے دل پر ابھی تک گہرا اثر ہے۔ جولائی ۱۹۶۸ء میں ہم انگلستان چھٹی پر جانے لگے تو ہمارے پڑوسی نے حضرت والد صاحبؓ کو اور ہمیں چائے پر مدعو کیا۔ دوران گفتگو حضرت والد صاحبؓ نے صاحب خانہ کو بتایا کہ وہ اُن کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ انشاء اللہ رب کریم انہیں اولاد نرینہ سے نوازے گا۔ اکتوبر ۱۹۶۸ء کے آخر میں جب ہم چھٹیوں کے بعد کراچی واپس آئے تو ہماری پڑوسن صاحبہ نے میری اہلیہ کو بتایا کہ ان کی معالجہ کا خیال ہے کہ انہیں تقریباً دو ماہ کا حمل ہے میری اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ چونکہ پڑوسن صاحبہ ۱۲ سال سے بانجھ تھیں انہیں معالجہ کی رائے پر یقین نہیں آتا تھا۔ مگر اس خیال سے کہ وہ بچہ جننے والی ہیں اُن کی خوشی کی کوئی حد نہ تھی۔ انہوں نے میری اہلیہ کی معرفت حضرت والد صاحب سے دعائیں جاری رکھنے کی تحریک کی۔ انہیں یقین تھا کہ یہ خوشی کا دن انہیں حضرت والد صاحبؓ کی دعاؤں کے طفیل نصیب ہوا ہے جون ۱۹۶۹ء میں ہم نے اور ہمارے پڑوسی صاحب نے خدا تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھا اور اپنے بزرگ والدؓ کی دعاؤں کا اثر دیکھا کہ ذات باری تعالیٰ نے ہمارے پڑوسی کو ایک لمبی مدت کے بعد شادی کے تیرھویں سال ایک خوبصورت فرزند عطا فرمایا جو اس وقت تقریباً تین سال کی عمر کا بچہ ہے۔

محبت الٰہی۔ محبت رسولؐ اور محبت بندگان خدا کے رنگ میں رنگین۔ میں حضرت والد صاحبؓ سرشار رہتے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کا آپ کو بہت خیال رہتا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ قومی ترقی کا راز ان کی نئی پود میں روحانی۔ اخلاقی اور فکر و عمل اجاگر کرنے میں مضمر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ان چار نصائح پر بہت زور دیا کرتے تھے (۱) تم ایسے دوست بناؤ جو سچے ہوں (۲) محنت کی عادت ڈالو (۳) اپنے اندر قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کرو (۴) اپنا مطمح نظر اونچا رکھو اور اسے بلند سے بلند تر کرتے چلے جاؤ۔ آپ کی اپنی اولاد کے حق میں ہمیشہ یہ دعا ہوتی تھی ؎

فخر دیار ہو ویں
مولیٰ کے یار ہو ویں
اک سے ہزار ہو ویں
حق پہ نثار ہو ویں

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو صحیح معنوں میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا اور خوشنودی سے نوازتا رہے۔ آمین ثم آمین۔

خدام الاحمدیہ کی انیسویں مرکزی تربیتی کلاس

۲۷ مئی تا ۹ جون ۱۹۷۲ء

تمام خدام اور عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں پندرہ روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۷ مئی تا ۹ جون ۱۹۷۲ء منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ تمام قائدین مجالس کوشش کریں کہ ہر مجلس کی نمائندگی اس کلاس میں ضرور ہو۔

(ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس)

درخواست ہائے دعا

والدہ صاحبہ محترمہ جو کہ چوہدری عبد الحق صاحب ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کی پھوپھی ہیں۔ بیمار ہیں۔ قارئین الفضل سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے
(چوہدری محمد شریف رحمان آباد۔ سندھ)

۲۔ عرصہ ۴ سال سے ہم پر فوجداری مقدمہ چلا آرہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں محض اپنے فضل و کرم سے باعزت طور پر بری فرما دے۔ آمین
(داؤد احمد۔ احمد ڈسپنسری نیا محلہ جہلم)

۳۔ میری اہلیہ صاحبہ والدہ رشید احمد اختر سلمہ اللہ تعالیٰ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ ہسپتال سے گھر لے آیا ہوں۔ لیکن کمزوری لاحق ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین
(حاجی محمد عبد اللہ انہ فابنوال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مسل نمبر ۲۰۷۵۶

میں عنایت بیگم زوجہ مرزا لطیف احمد صاحب قوم چغتے پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱/۱۲/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر وصول شدہ پانچ صد روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الاحقر: عنایت بیگم زوجہ مرزا لطیف احمد صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد: مرزا لطیف احمد کارکن دفتر امور عامہ ربوہ

گواہ شد: چوہدری ممتاز حسین امتیاز دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۷۵۹

میں مشتاق احمد خان ولد عبدالحق خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲ ٹی ڈی اے ضلع سرگودہا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۲/۱/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۳۱ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: مشتاق احمد خان چک ۲ ٹی ڈی اے۔ ڈاکخانہ چک ۴ ٹی ڈی اے تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا۔

گواہ شد: عنایت اللہ صابر انسپکٹر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد: شیخ بشیر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹ مومن۔ ضلع سرگودہا۔

مسل نمبر ۲۰۷۶۰

میں حاجی نواب خان صحابی ابن سردار خان صاحب مرحوم قوم افغان سدھو زئی۔ پیشہ فرنیچر عمر ۷۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیا محلہ حلقہ مسجد احمدیہ جہلم ضلع جہلم۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱/۱۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

مکان واقع نیا محلہ جہلم حلقہ مسجد احمدیہ جہلم قیمت مبلغ دس ہزار روپے ہے اس کے علاوہ کوئی اور جائداد نہیں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: حاجی نواب خان صحابی نیا محلہ حلقہ مسجد احمدیہ جہلم

گواہ شد: عبدالرحیم موصی ۱۲۳۷۳ سیکرٹری ضیافت جہلم۔

گواہ شد: حکیم محمد عبداللہ امیر جماعت احمدیہ جہلم۔

مسل نمبر ۲۰۷۶۱

میں عطاء اللہ مہر ولد حاجی اللہ بخش قوم راجپوت پیشہ فزیو تھراپسٹ عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانپور ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱/۱۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

میرے پاس دو مختلف جگہ اندرون ملک اور بیرون ملک مبلغ چالیس ہزار روپے موجود ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: عطاء اللہ مہر بقلم خود خانپور

گواہ شد: محمد بشیر احمد علی آف جھنگ صدر۔

گواہ شد: اللہ بخش۔ ریلوے گارڈ خانپور

مسل نمبر ۲۰۷۶۲

میں بشیرہ پروین زوجہ عبدالمجید صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد ۸/۸۲۶۔ ڈاکخانہ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱/۹/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

	روپے
حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا	۵۰۰
ایک عدد کلائی کی گھڑی	۹۰
سلائی کی مشین	۳۰۰
زیور طلائی ۵ تولے	۸۰۰
کل میزان	۱۶۹۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے کوئی آمد نہیں۔ میں تازیست اپنی آمد کا اگر کبھی ہوئی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاحقر: بشیرہ پروین عزیز آباد ۸/۸۲۶ کراچی

گواہ شد: عبدالمجید عزیز آباد

گواہ شد: عبدالحمید صدر حلقہ عزیز آباد ۸/۸۱۷ کراچی۔

ایران میں تباہ کن زلزلہ

بعض علاقوں میں زندگی کا نام و نشان تک مٹ گیا

المناک تباہی و بربادی کی تفصیل

تہران ۱۳ر اپریل۔ ایران کے صوبہ فارس میں چند روز قبل جو زلزلہ آیا تھا اس کی المناک تفصیلات اب موصول ہو رہی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض علاقوں میں زندگی کا نام و نشان تک مٹ گیا ہے۔ ایک پوری بستی ملیا میٹ ہوگئی جس کی وجہ سے وسیع پیمانے پر اتلاف جان و مال ہوا۔ بتایا گیا ہے کہ گزشتہ دوشنبہ (پیر) کو علی الصبح زلزلہ اس وقت آیا جب کہ لوگ بیدار ہو کر نماز کی اور کھیتوں میں جانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ جو لوگ اپنے گھروں سے باہر چلے گئے تھے وہ تو بچ گئے مگر گھروں میں عورتیں اور بچے بہت بڑی تعداد میں ہلاک ہو گئے۔ جو لوگ زخمی ہو کر ہسپتالوں میں آئے ان کی دلدوز چیخیں دل ہلا دیتی ہیں۔ ان میں سے کئی ایسے ہیں جن کے کنبے کے تمام افراد ہلاک ہو گئے۔ مثلاً ایک گاؤں نمیر کی پچیس سالہ لڑکی کے والدین۔ بھائی۔ خالہ۔ اور بھابی سب ہلاک ہو گئے۔ ایک اور لڑکی زینت امینی نے بتایا کہ میری والدہ۔ بھائی اور تین بہنیں جاں بحق ہو گئیں جب کہ باپ اور ایک بھائی اس لئے بچ گئے کہ وہ کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ ۳۲ سالہ قنبر یوسفی نے بتایا کہ ہم صبح اٹھے ہی تھے کہ اچانک زمین سے گڑگڑاہٹ سنائی دی دوسرے ہی لمحے مکان کی چھت زمین پر آرہی۔ مجھے دس گھنٹے بعد ملبے میں سے نکالا گیا جب کہ میری والدہ۔ بیوی بچے اور بھائی ہلاک ہو چکے تھے۔ ایک خاتون نے روتے ہوئے بتایا کہ میرے چھ کے چھ بچے جاں بحق ہو گئے۔ جب کہ میں بدنصیب زندہ بچ گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ چالیس میل کے رقبہ میں بعض ایسے علاقے بھی ہیں جہاں پر زندگی کے آثار تک مٹ گئے ہیں۔ جنوبی ایران کی ایک پوری بستی ملیا میٹ ہو گئی ہے ابھی پوری طرح جانی اور مالی نقصان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تاہم خیال ہے کہ دس سے پندرہ ہزار تک افراد ہلاک ہوئے ہیں اور کروڑوں روپیہ کا مالی نقصان ہوا ہے ابھی تک وقفے وقفے سے زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں۔ گزشتہ ۴۸ گھنٹوں میں ایک ہزار زلزلہ کے جھٹکے ریکارڈ کئے جا چکے ہیں۔

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

جن قائدین نے ابھی تک خدام کا بجٹ نہیں بھجوایا ۳۰ر اپریل تک ضرور بھجوا دیں

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خوشی کی تقاریب پر شکرانہ فنڈ میں حصہ لیجئے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شعبۂ صحتِ جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام

ربوہ میں ساتواں کُل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان سے شروع ہو گیا

ٹورنامنٹ کا افتتاح جناب محمد محسن کمشنر سرگودھا ڈویژن نے فرمایا ○ پاکستان کی مشہور ٹیموں اور نامور کھلاڑیوں کی شرکت

ربوہ ۱۵ر اپریل۔ شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام اور ربوہ کی مرکزی مجلس صحت کی منظوری اور تعاون سے کل تیسرے پہر ساتواں کل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ یہاں شروع ہو گیا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح سرگودہا ڈویژن کے کمشنر جناب محمد محسن نے فرمایا۔ جنہوں نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے اس میں شرکت فرمائی۔ اس ٹورنامنٹ میں پاکستان کی مشہور و معروف ٹیمیں اور ملک گیر شہرت رکھنے والے کبڈی کے نامور کھلاڑی حصّہ لے رہے ہیں۔

اس دفعہ ٹورنامنٹ میں گزشتہ سال کی نسبت قریبًا دوگنی ٹیمیں شریک ہو رہی ہیں اور دور و نزدیک سے شائقین بھی کثرت کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔

افتتاحی تقریب کا آغاز ساڑھے چار بجے مہمان خصوصی کی تشریف آوری پر ہوا۔ جناب کمشنر صاحب کے ہمراہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ جناب امتیاز احمد صاحب ساہی اے سی چنیوٹ۔ اور جناب محمد نعیم اسسٹنٹ ڈائرکٹر تعلقات عامہ سرگودھا بھی تشریف رکھتے تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ جامعہ احمدیہ کے طالبعلم مفتی احمد صادق صاحب نے کی۔ بعد ازاں ٹورنامنٹ کمیٹی کے صدر اور مہتمم شعبہ صحت جسمانی مکرم پروفیسر عبد الرشید صاحب غنی نے مختصر طور پر بتایا کہ اس ٹورنامنٹ کا آغاز ۶۲ء میں ہوا تھا۔ گذشتہ دو سال سے یہ کلب سیکشن کے علاوہ کالج سیکشن میں بھی کھیلا جا رہا ہے۔ اس دفعہ گزشتہ سال کی نسبت اس میں بہت سی مزید ٹیمیں حصّہ لے رہی ہیں۔

آخر میں آپ نے مہمان خصوصی کی خدمت میں افتتاح کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ جناب محمد محسن صاحب کمشنر سرگودھا ڈویژن نے اس کا افتتاح فرمایا۔ جس کے بعد واہ کینٹ اور ملتان کی ٹیموں میں پہلا میچ ہوا۔ واہ کینٹ نے ۳۶ پوائنٹس کے مقابلہ میں ۴۲ پوائنٹس سے میچ جیت لیا۔ بعد ازاں ربوہ اے اور خدام الاحمدیہ حیدر آباد سندھ ڈویژن کے درمیان مقابلہ ہوا۔ یہ مقابلہ حیدر آباد ڈویژن نے ۱۸ کے مقابلہ میں ۴۹ پوائنٹس سے جیت لیا۔

معزز مہمانوں نے بڑے شوق کے ساتھ یہ میچ دیکھے اور اس ٹورنامنٹ کے ذریعے کبڈی کے کھیل کو جو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ اس کی بہت تعریف کی۔

یہ ٹورنامنٹ مزید دو دن جاری رہے گا۔ فائنل مقابلے ۱۶ر اپریل کی شام کو ہوں گے۔

ٹنڈر نوٹس

پی آر سنٹر جھنگ۔ لالیاں۔ شاہ جیونہ۔ شورکوٹ ٹاؤن۔ شورکوٹ روڈ۔ گڑھ مہاراجہ۔ چنیوٹ۔ دریام۔ ربوہ۔ بھوآنہ اور شوگر سنٹر جھنگ۔ چنیوٹ۔ شورکوٹ روڈ۔ میں گندم / چینی کی باربرداری۔ لادائی۔ اترائی۔ بھرائی وغیرہ برائے سال ۷۳-۱۹۷۲ء سربمہر ٹنڈر درکار ہیں جو کہ زیر دستخطی کو مورخہ ۲۰/۴/۷۲ بوقت صبح ۱۰ بجے تک پہنچ جانے چاہئیں۔ تاہم اگر گورنمنٹ چاہے تو ٹنڈر مذکور کو عرصہ تین سال تک کے لئے بھی منظور کر سکتی ہے۔ ٹنڈر مورخہ ۲۰/۴/۷۲ بوقت ۱۱ بجے قبل دوپہر کھولے جائیں گے۔ ٹنڈر کنندگان اگر چاہیں تو وہ بنفس نفیس خود یا ان کے نمائندگان بوقت کھلنے ٹنڈر دفتر میں حاضر ہو سکتے ہیں۔

ٹنڈر کا مجوزہ فارم دفتر ہذا سے مبلغ ۵/- روپے میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہر ٹنڈر کے ساتھ ہر سنٹر کے سامنے درج شدہ رقم کا چالان یا کسی شیڈولڈ بنک کا چیک بطور زر پیشگی بھیجنا ضروری ہوگا۔ نیز زر ضمانت مندرجہ ذیل ہوگی۔

نمبر شمار	سنٹر	زر پیشگی	زر ضمانت
۱	جھنگ	۱۰۰۰ روپے	۴۰۰۰ روپے
۲	لالیاں	۸۰۰ روپے	۳۰۰۰ روپے
۳	شاہ جیونہ	۶۰۰ روپے	۲۰۰۰ روپے
۴	شورکوٹ ٹاؤن	۶۰۰ روپے	۲۰۰۰ روپے
۵	شورکوٹ روڈ	۶۰۰ روپے	۲۰۰۰ روپے
٦	گڑھ مہاراجہ	۴۰۰ روپے	۱۰۰۰ روپے
۷	چنیوٹ	۴۰۰ روپے	۱۰۰۰ روپے
۸	دریام	۲۰۰ روپے	۵۰۰ روپے
۹	ربوہ	۲۰۰ روپے	۵۰۰ روپے
۱۰	بھوانہ	۲۰۰ روپے	۵۰۰ روپے

اگر کسی کا ٹنڈر قابل قبول نہ ہوا تو اس کا مندرجہ بالا روپیہ واپس کر دیا جائے گا۔ ٹنڈر نوٹس صاف ستھرے تحریر کئے جاویں۔ تحریر کی چھٹی نہ ہو ورنہ ٹنڈر قبول نہ ہوگا۔ ڈپٹی ڈائریکٹر خوراک، لاہور ریجن کو مکمل اختیار ہوگا کہ وہ پورا ٹنڈر یا کسی حصہ کو بغیر کسی وجہ کے منظور یا نامنظور کرے

(ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر جھنگ) (P.R. 739)

تجربہ کار اکاؤنٹنٹ

ایک لمیٹڈ کمپنی کے لئے ایسے محنتی اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔ جسے کسی لمیٹڈ کمپنی میں کم از کم پانچ سال حسابات رکھنے کا تجربہ ہو۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ اپنی درخواستیں مع کوائف ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

(م-ا-ا معرفت روزنامہ الفضل ربوہ)

قومی اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر بھٹو کو دستوریہ کا صدر منتخب کر لیا گیا

مارشل لاء ۲۱ر اپریل کو ختم کر دیا جائے گا

اسلام آباد ۱۴ر اپریل۔ بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب ہونے والی پہلی قومی اسمبلی کا اجلاس آج تین نشستوں میں منعقد ہوا۔ ارکان نے حلف اٹھایا اور پھر صدر ایوان کا انتخاب عمل میں آیا۔ ایوان کے معمر ترین رکن جناب نور الامین نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

آج دوسرے پہر جب اجلاس کی دوسری نشست ہوئی تو خفیہ رائے شماری کے ذریعہ دستوریہ کے صدر کے طور پر صدر مملکت مسٹر ذو الفقار علی بھٹو کا انتخاب کیا گیا۔ قومی اسمبلی کے صدر کے انتخاب کے لئے صرف دو امیدوار تھے۔ مسٹر بھٹو کا نام غلام مصطفےٰ کھر نے اور سردار شیر باز مزاری کا نام سردار شوکت حیات خان نے تجویز کیا۔ ۱۰۴ ارکان نے مسٹر بھٹو کے حق میں ووٹ دیئے۔ اس طرح آپ صدر منتخب ہو گئے۔

صدر بھٹو نے بعد ازاں ایوان میں یہ اعلان کیا کہ اگر اسمبلی نے عبوری آئین کی منظوری دے دی تو اس صورت میں مارشل لاء ۲۱ر اپریل کو اٹھا لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا اگرچہ ایک سو ایک ارکان کی طرف سے انہیں مارشل لاء ۱۴ر اگست تک جاری رکھنے کی حمایت کے سلسلے میں دستخط شدہ نقول وہاں موصول ہو چکی ہے لیکن میں نے اگلے ہفتے ہی مارشل لاء اٹھا لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ صدر کے اس اعلان کا ایوان کے تمام طبقوں نے پرجوش خیر مقدم کیا۔ حزب اختلاف نے بھی اس پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اجلاس کی تیسری نشست میں صدر بھٹو پر اعتماد کی قرارداد منظور کی گئی۔

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴